خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

25- اپریل 1995ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 45-80 نمبر93 | منگل- 24 ذیقعدہ -1415ھ' 25 شہادت 1374ھش' 25 اپریل 1995ء

حیات طیبہ کے طلبگار کو اپنی زندگی وقف کرنی چاہئے

اگر کوئی نجات چاہتا ہے اور حیات طیبہ یا ابدی زندگی کا طلبگار ہے تو وہ اللہ کے لئے اپنی زندگی وقف کرے اور ہر ایک اس کوشش اور فکر میں لگ جاوے کہ وہ اس درجہ اور مرتبہ کو حاصل کرے کہ کہہ سکے کہ میری زندگی' میری موت' میری قربانیاں' میری نمازیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔ اور حضرت ابراہیم کی طرح اس کی روح بول اٹھے (میں رب العالمین کی فرمانبرداری اختیار کرتی ہوں) جب تک انسان خدا میں کھویا نہیں جاتا۔ خدا میں ہو کر نہیں مرتا وہ نئی زندگی نہیں پا سکتا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

تدابیر انسان کو ظاہری گناہ سے بچاتی ہیں لیکن ایک کشمکش اندر قلب میں باقی رہ جاتی ہے اور دل ان مکروہات کی طرف ڈانواں ڈول ہوتا رہتا ہے ان سے نجات پانے کے لئے دعا کام آتی ہے کہ خدا تعالیٰ قلب پر ایک سکینت نازل فرماتا ہے۔

ہر ایک کامیابی کی جڑ تقویٰ اور سچا ایمان ہے اس کے نہ ہونے سے گناہ صادر ہوتے ہیں مقدر جو انسان کا ہے وہ اسے مل کر رہتا ہے پھر نہیں معلوم کہ خلاف تقویٰ امور کی ضرورت کیوں درپیش آتی ہے (-)

انسان اگر اپنے نفس کی پاکیزگی اور طہارت کی فکر کرے اور اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگ کر گناہوں سے بچتا رہے تو اللہ تعالیٰ یہی نہیں کہ اس کو پاک کر دے گا بلکہ وہ اس کا متکفل اور متولی بھی ہو جائے گا اور اسے خبیثات سے بچائے گا۔ (-) اندرونی معصیت' ریاکاری' عجب' تکبر' خوشامد' خودپسندی' بدظنی اور بدکاری وغیرہ وغیرہ خباثتوں سے بچنا چاہئے۔ اگر اپنے آپ کو ان خباثتوں سے بچاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو پاک و مطہر کر دے گا۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۵۶۹)

اپنے دلوں کو درست کریں ورنہ نصائح کا کچھ فائدہ نہیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

جب صداقت کی روشنی آتی ہے تو جھوٹ کے اندھیرے بھاگ جاتے ہیں (-) ان اندھیروں کے مقدر میں بھاگنے کے سوا ہے ہی کچھ نہیں۔ لیکن اگر اندھیرے موجود رہیں نور آجائے تو سوال یہ ہے کہ جھوٹا کون ہے؟ وہ سینے جھوٹے ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ ہم نے نور مصطفوی کو سینے میں داخل تو کیا تھا مگر اندھیرے باقی رہے۔ لازماً وہ لوگ جھوٹے ہیں جو کہتے ہیں کہ ہمارے اندر قرآن کی نصائح داخل ہوئیں حدیث کی نصائح داخل ہوئیں اور پھر بھی وہ اسی طرح کے اسی طرح رہے جیسے پہلے تھے پس اصل میں (-) بات سچی ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ آنکھیں اندھی نہیں ہوا کرتیں دل اندھے ہوتے ہیں۔ روشنی آنکھ بظاہر دیکھتی رہتی ہے لیکن اس روشنی کا مفہوم دل کو سمجھ نہیں آتا۔ پس اندھے دلوں کے اندھیرے زائل اور باطل نہیں ہوا کرتے۔ وہ اسی طرح باقی رہتے ہیں۔

پس اگر دل کو درست نہیں کریں گے تو ان نصائح کا کچھ بھی فائدہ نہیں۔ اندھے دلوں پر یہ نصائح پڑتی ہیں لیکن روشنی نہیں پہنچاتیں اور بظاہر آنکھ دیکھ بھی رہی ہے۔ صاحب عقل صاحب شعور لوگ دکھائی دیتے ہیں۔ تعلیم یافتہ بھی ہوتے ہیں ان میں سے بے تعلیم بھی لیکن سمجھ دار۔ اور پھر بھی نصیحت سنتے ہیں اور اثر نہیں پڑتا۔ تو ان کی بات میں کر رہا ہوں ان کے لئے ہمیں دعا بھی کرنی چاہئے۔ اور سمجھانے کی اس طرح کوشش کرنی چاہئے جیسے جھنجھوڑ جھنجھوڑ کے کسی کو جگایا جا رہا ہو۔ تعجب ہوتا ہے کہ بعض دفعہ اتنی مرتبہ نصائح کی جاتی ہیں۔ بعض دفعہ بعض جماعتوں کو مخاطب کر کے کہ دیکھیں آپ میں یہ کمزوری ہے ٹھیک کریں ورنہ آپ کا ایمان ضائع ہو جائے گا اور آپ کو جو خدا نے توفیق دی ہے ماحول میں تبدیلی پیدا کرنے کی اس سے محروم رہیں گے ان لوگوں کا گناہ بھی آپ کے سر ہو گا۔ جو آپ کے اندرونی جھگڑوں کی وجہ سے احمدیت کے فیض سے محروم رہ گئے۔ بہت لوگ سنتے ہیں اور عمل کرتے ہیں کچھ ایسے ہیں جو گانٹھوں کی طرح

باقی صفحہ ۷ پر

ہفت روزہ الفضل
انٹرنیشنل۔ لندن

○ ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل بڑی باقاعدگی کے ساتھ ہر جمعہ کو لندن سے شائع ہوتا ہے۔ کمپیوٹر کی خوبصورت کتابت۔ آفسٹ طباعت کے ۱۶ بڑے صفحات پر مشتمل اس پرچہ میں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے روح پرور اور علمی خطبات کا مکمل متن' حضرت صاحب کی دینی مصروفیات اور تمام دنیا میں جماعت احمدیہ کی مساعی پر مشتمل رپورٹس کے علاوہ عصر حاضر کے مسائل پر جاندار تبصرے شائع ہوتے ہیں۔ پاکستان کے لئے اس کا سالانہ چندہ ۳۶ پاؤنڈ سٹرلنگ مقرر ہوا ہے۔ جو احباب اس کے خریدار بننا چاہتے ہوں وہ ۳۶ پاؤنڈ یا مبلغ انیس سو روپے اور انگریزی الفاظ میں اپنا مکمل ڈاک کا پتہ نظارت اشاعت صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کے نام بھجوائیں۔

(ناظر اشاعت)

درخواست دعا

○ مکرم عبدالرحمان صاحب شاکر کی آنکھ کا اپریشن ۹۵-۴-۲۵ کی صبح کو ہو گا۔ احباب جماعت سے اپریشن کی کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

یوم تحریک جدید

○ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ سال رواں کا پہلا "یوم تحریک جدید" مورخہ ۲۸- اپریل ۹۵ء بروز جمعہ منایا جائے۔ جس میں احباب جماعت کو چندہ کے علاوہ دیگر مطالبات تحریک جدید کی طرف خصوصی توجہ دلائی جائے۔

اس موقع پر امراء و صدر صاحبان اپنی سہولت اور حالات کے مطابق اہتمام فرمائیں۔

اس دن حسب ذیل مطالبات پر خصوصی طور پر روشنی ڈالی جائے۔

۱- احباب سادہ زندگی بسر کریں۔ لباس کھانے اور رہائش میں سادگی اختیار کی جائے۔

۲- مطالبات وقف اولاد/ وقف زندگی۔ والدین اپنی اولاد کو خدمت دین کے لئے

باقی صفحہ ۷ پر

یہ دنیا چند روزہ ہے اور ایسا مقام ہے کہ آخر فنا ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت دو روپیہ

۲۵- شہادت ۱۳۷۴ ہش ۲۵ - اپریل ۱۹۹۵ء

صاف دل ہونے کی ضرورت

اس میں تو کوئی شک نہیں کہ تکلیف کا برداشت کرنا آسان بات نہیں- ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ اسے کبھی کوئی تکلیف نہ پہنچے- اس کی زندگی میں کوئی تلخ لمحات نہ آئیں لیکن اگر کسی سے یہ کہا جائے کہ ایک لمحہ کے لئے تکلیف اٹھالو اور پھر ہمیشہ آرام اور راحت سے زندگی گذارو تو کون ہے جو ایسا کرنے کے لئے تیار نہیں ہو گا- ایک ذرا سی تکلیف اور پھر ہمیشہ کی راحت اور ہمیشہ کا آرام- اور یہ وہ بات ہے جس کے متعلق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے ہماری توجہ مبذول کروائی ہے- حضرت صاحب فرماتے ہیں :-

"اگر تم تلخی اٹھاؤ گے تو ایک پیارے بچے کی طرح خدا کی گود میں آجاؤ گے" اور جو شخص خدا کی گود میں آجاتا ہے اسے ہرگز کسی قسم کی کوئی تکلیف نہیں پہنچ سکتی- کوئی شخص دنیا میں ایسا نہیں جو کسی ایسے فرد کو تکلیف پہنچا سکے جسے خدا تعالیٰ نے اپنی گود میں لے لیا ہو- اسی سلسلے میں حضرت صاحب مزید فرماتے ہیں-

"اگر تم صاف دل ہو کر اس کی طرف آجاؤ تو ہر ایک راہ میں وہ تمہاری مدد کرے گا اور کوئی دشمن تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا- خدا کی رضا تم کسی طرح پا ہی نہیں سکتے- جب تک تم اپنی لذات چھوڑ کر' اپنی عزت چھوڑ کر' اپنا مال چھوڑ کر اس کی راہ میں وہ تلخی نہ اٹھاؤ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے"-

اس ارشاد کے بعد حضرت صاحب نے وہ بات بیان فرمائی ہے جو ہم نے شروع میں پیش کی ہے- اسے دوہراتے ہیں- فرماتے ہیں-

"لیکن اگر تم تلخی اٹھاؤ گے تو ایک پیارے بچے کی طرح خدا کی گود میں آجاؤ گے"-

ضرورت اس بات کی ہے کہ انسان صاف دل ہو جائے اور خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرے- جہاں تک دل کے صاف ہونے کا تعلق ہے یہ بات ڈھکی چھپی نہیں کہ کسی دوسرے شخص کے دل کو صاف کرنا تو آسان نہیں- وہ کسی اور کا دل ہے- اور وہ جو چاہے کرے- آپ کی مانے یا نہ مانے اس کی مرضی ہے آپ اسے تلقین کریں اور وہ آپ کی بات کو رد کر دے تو آپ کیا کر سکتے ہیں- لیکن آپ کا دل تو آپ کا اپنا دل ہے اگر آپ واقعی خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا چاہیں تو یہ بات ممکن ہی نہیں کہ آپ کا دل بھی آپ کی بات نہ مانے- اور اگر آپ کا دل آپ کی بات ماننے لگے تو اس میں کیا شک ہے کہ صاف دل ہو جانا مشکل نہیں گویا کہ کسی اور شخص کو صاف دل بنانا کارِ دارد والی بات ہے اور اپنے دل کو صاف دل بنانا ہرگز مشکل نہیں- اور اگر ہم ایسا کریں اور جیسا کہ حضرت صاحب نے فرمایا ہے اللہ تعالیٰ ہر ایک راہ میں ہماری مدد کرے گا-

تم راتوں کے اندھیارے ہو میں ہوں دن کی ضَو
جیسی کیسی بھی فطرت ہو ویسا ہی پرتَو
تم تو دنیا داری ہی میں کھو بیٹھے ایمان
اور لگا لی مَیں نے اپنے مولا ہی سے لَو

ابوالاقبال

کیا کرے قیدیٔ زندانِ خیال
تابِ آوازِ سلاسل نہ رہی

جب تری یاد نے گھر چھوڑ دیا
جُستجو کی کوئی منزل نہ رہی

بُجھ گیا شہر' گئے رات کے لوگ
اِک رمق تھی سرِ محفل نہ رہی

ہم ترے ساتھ رہے' پاس رہے
تیری قُربت ہمیں حاصل نہ رہی

اب ترا غم بھی تجھے سونپ دیا
اب کوئی بات بھی مشکل نہ رہی

اب تری یاد میں جی لگتا ہے
زندگی جب کسی قابل نہ رہی

غالب احمد

آپس کے تعلقات کو درست کرو

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

آپس کے تعلقات درست کرو- یہاں تو حال یہ ہے کہ بھائی بھائی کے معاملے میں بھی دیانت دار ثابت نہیں ہوتا- ماں باپ آنکھیں بند کرتے ہیں تو جائیداد کے جھگڑے شروع ہوتے ہیں جو ختم ہونے کا نام نہیں لیتے- بارہ بارہ سال بیس بیس سال تک جھگڑے چلتے ہیں- ایسی جماعتیں ہیں جن کے ساتھ بالآخر مجھے تنگ آکر یہ فیصلہ کرنا پڑا کہ اتنی دیر کے اندر یہ جھگڑے ختم کرو یا مجھ سے تعلق توڑ لو بیچ کی کوئی اب راہ نہیں رہی- بیس بیس سال کے ایسے بگڑے ہوئے تعلقات' جماعتیں پھٹی ہوئیں- اور اللہ کا احسان ہے کہ جماعت احمدیہ کو خدا نے یہ بنیادی خلق عطا کیا ہوا ہے کہ امامت سے وابستہ ہے جب یہ کہا کہ پھر مجھ سے کوئی تعلق نہیں تو پھر لوگوں نے قربانیاں کیں- وہ جماعتیں درست ہوئیں اب ان میں بڑی برکت پڑ رہی ہے- بعض ایسی جماعتیں ہیں ہندوستان ہی میں' جن کا حال یہ تھا کہ سالہا سال سے کسی نئے احمدی کا منہ دیکھنا نصیب نہیں تھا اب جماعتوں میں صرف وہیں بہتر کام نہیں ہوا بلکہ سارے ماحول میں انہوں نے کام شروع کیا ہوا ہے اور حیرت انگیز انقلاب برپا ہو رہا ہے- تو جمعیت دوسروں کو اپنی طرف کھینچتی ہے اور وہ تمام اخلاق جو جمعیت کو منتشر کرنے والے ہیں وہ آپ کے (دعوت الی اللہ کے) کاموں میں نہ صرف روک بنتے ہیں بلکہ آئے ہوؤں کو بھی دوبارہ دھکیل کر باہر پھینک دینے کا موجب بنتے ہیں اور یہ معاملات ان میں ایک بہت ہی اہم کردار ادا کرتے ہیں- بد معاملگی کے نتیجہ میں خاندان بکھر گئے' بھائی بھائی کا دشمن ہوا' بھائیوں نے بہنوں کے حق مارنے کی کوشش کی بہنوں نے بھائیوں کے حق مارنے کی کوشش کی اور جہاں خاندان بکھر گئے وہاں جماعت کو جمعیت کیسے نصیب ہو سکتی ہے- پس آنحضور ﷺ کی باتوں پر غور کریں اور اپنے دل میں ایسی جگہ دیں کہ پھر کبھی آپ کے دل سے جدا نہ ہوں-

(از خطبہ ۳ جون ۱۹۹۴ء)

ہومیو پیتھک کلاس نمبر ۶۴

ٹوبر کولینم: ملیریا' دنیا سے دوری کا احساس' سل' اعضاء کا گرنا' رنگ ورمز' عضلات کے جھٹکے

لمبے بخاروں کے بعد کمزوری کی تین ادویہ اور ان کا فرق

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے احمدیہ ٹیلی ویژن پر مورخہ ۲۴- جنوری ۱۹۹۵ء کو ہومیو پیتھک کلاس میں فرمودہ ارشادات کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

ہومیو پیتھی کلاس نمبر ۶۴

لندن = ۲۴- جنوری- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل پر ہومیو پیتھی کلاس میں ٹوبر کولینم پڑھائی اور اپنے ذاتی تجربات کے حوالے سے ہومیو پیتھی ادویہ کی اہم باتیں بیان فرمائیں۔

ٹوبر کولینم حضرت صاحب نے فرمایا کہ نوزوٹ سے مراد یہ ہے کہ جب کسی بیماری کے گندے مادے سے کوئی دوا بنائی جائے اور اسے بہت ہی لطیف کر دیا جائے۔ اتنا کہ اصل غلاظت باقی ہی نہیں رہتی۔ اس کی یاد ایک طاقت بن کر رہ جاتی ہے۔ اس دوا سے اس بیماری سے ملتی جلتی بیماریاں دور کرنے میں مدد ملتی ہے۔ عام طور پر ۲۰۰ سے کم طاقت میں استعمال نہیں ہوتی۔ بعض دفعہ ۳۰ بھی دے دی جاتی ہے۔ بہتر ہے کہ نوزوٹ کو ۲۰۰ یا اوپر کی طاقت میں ہزار دس ہزار یا لاکھ کی طاقت میں دیا جائے۔ کینٹ کا دعویٰ ہے کہ ۲۰۰' ۱۰۰۰' دس ہزار ۵۰ ہزار اور پھر ایک لاکھ طاقت میں دو دو خوراکیں وقفے سے دیں تو ایسے شخص کو کبھی سل نہیں ہوگی۔ چاہے وہ سل کے مریضوں میں رہے۔ اس سے سل کے خلاف ہمیشہ کی امیونٹی IMMUNITY حاصل ہو جاتی ہے۔ اس تجربے سے وہ مریض فائدہ اٹھائیں جن میں سلی علامتیں ہوں خواہ سل نہ بھی ہو۔ سل کی علامتیں پہچانی نہ جائیں۔ صرف ایک علامت ہو تو کافی ہے۔ مرض جڑ سے نہ اکھڑے تو ایسے مریض کو نوزوٹ کی ضرورت ہے۔ ایسے میں ٹوبر کولینم کی ضرورت ہوتی ہے۔ مثلاً نزلاتی مریض ہو' دمہ' پھیپھڑوں کی کمزوری' اس صورت اونچی طاقت دی جائے۔ ایک ہزار سے اوپر کی طاقت دی جائے۔ پھر دس ہزار کی طاقت مہینے کے وقفے سے دوہرا دی جائے تو سل کے خلاف مدافعت پیدا ہو جاتی ہے۔ ساتھ اگر علامات ہوں تو دوسری دوا پھر کام کرے گی۔ اس کو انٹی سورک دوا کہا جاتا ہے۔

ملیریا میں مفید دوا اس میں انٹرمٹنٹ بخار ہے۔ بعض دفعہ پیچھا چھوڑ کے دوبارہ آجائے۔ ملیریا کے سلسلے میں بھی ایسا ہوتا ہے۔ ایسے میں آرنیکا اونچی طاقت میں حفظ ماتقدم کے طور پر دی جائے۔ آرسنک ۱۰۰۰ یا چھوٹی طاقت میں مزید دی جائے۔ اس وقت جب پہلا بخار ٹوٹ رہا ہو۔ برائیونیا رس ٹاکس جب جسم میں ہڈیاں کچی کچی محسوس ہوں۔ ہلکی ہلکی متلی ہو تو برائیونیا اور رس ٹاکس بار بار دینے سے ملیریا بنتا ہی نہیں۔ اور بھی دوائیں ملیریا میں ہیں۔ لیکن جب مرض پیچھا نہ چھوڑے بار بار آئے تو ٹوبر کولینم بہت اچھا اثر کرے گی اور مستقل شفا دے گی۔ بعض ڈاکٹر ملیریا کے دوران بھی کہتے ہیں کہ ملیریا توڑ ہے۔ آرسنک کی پہچان بے چینی ہے۔ مریض کروٹیں لیتا ہے۔

دنیا سے دوری کا احساس دنیا سے دوری کا احساس ہو۔ حضرت صاحب نے فرمایا غالب نے کہا تھا کہ ؎

رہئے اب ایسی جگہ چل کر جہاں کوئی نہ ہو
ہم سخن کوئی نہ ہو اور ہم زباں کوئی نہ ہو
بے در و دیوار سا اک گھر بنایا چاہئے
کوئی ہمسایہ نہ ہو اور راز داں کوئی نہ ہو

حضرت صاحب مسکراتے ہوئے فرمایا کہ اگر غالب کو دس ہزار کی طاقت میں ٹوبر کولینم دے دی جاتی تو وہ ایسے شعر نہ کہتا۔

سل اور سفلس کا پاگل پن حضرت صاحب نے فرمایا ایک اور بات یاد رکھنی چاہئے بہت سے سل کے مریض پاگل ہو جاتے ہیں۔ سفلس کے مریض بھی پاگل ہو جاتے ہیں۔ ان دونوں کے پاگل پن میں فرق ہے۔ گہری ہڈیوں کی بیماریاں ناک' ہاتھوں کی ہڈیاں گل جانا۔ سر درد کے شدید دورے۔

سفلس کے پاگل پن کا کوئی علاج نہیں سارا جسم زخموں سے چور ہے۔ سل کا پاگل تشدد پر بھی اتر سکتا ہے۔ مگر ساتھ ہی کمزور بھی ہو گا۔ بالکل کھوکھلا۔ لیکن جب ایسا مریض پاگل پن کا اظہار کرے گا تو عام طاقت سے دس گنا اس میں طاقت آجائے گی۔ ایسا اس وقت ہوتا ہے جب دماغ میں جوش پیدا ہو۔ زیادہ تر عورتوں میں سل کے پاگل پن کی بیماری ہوتی ہے۔ اگر ایسے آثار ہوں تو ٹوبر کولینم اونچی طاقت میں دینا فائدہ مند ہو گا۔

کلکیریا اور ٹوبر کولینم کا اشترک

کلکیریا فاس بہت سی باتوں میں ٹوبر کولینم سے ملتی ہے۔ مگر مریض کو باہر جانے کی تمنا ہونا کلکیریا فاس کی علامت ہے ٹوبر کولینم اس بارے میں کلکیریا سے نہیں ملتی۔ عموماً کلکیریا فاس میں گہرے ٹوبر کولر آثار ملتے ہیں۔ سلفر سے بھی آگے۔ جہاں سلفر کام چھوڑ دے وہاں کلکیریا اثر کو آگے بڑھاتی ہے۔ پھیپھڑوں کی ٹی بی میں کلکیریا اتنی مفید نہیں۔ مگر ہڈیوں کی ٹی بی میں کلکیریا سب سے طاقتور ہوتی ہے۔ پھیپھڑوں میں اس کا ایک فائدہ ہے کلکیریا دیں تو پھیپھڑوں میں ٹوبر کولر مادوں کے گرد انڈے کا ساخول بنا دیتی ہے۔ اس کے نتیجے میں صحت مند پھیپھڑے کو زخمی کرنے کی توفیق سل کو نہیں ملتی۔ اگر ہڈیاں اندر سے کھائی جائیں۔ گھٹنوں میں چیخ پیدا ہو جائے تو کلکیریا بہت موثر ہوتی ہے۔

دمے کے علاوہ ایپی لیپسی (مرگی) کو جڑ سے اکھاڑنے میں کلکیریا فاس کے سوا کوئی دوا موثر نہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا میں نے بارہا کامیابی سے استعمال کی ہے۔ بہت اہم دوا ہے۔

تاہم اگر کلکیریا گندے مادوں کے گرد خول بنا دے تو پھر سلفر یا سلیشیا دینا بہت خطرناک ہے کیونکہ یہ خول کو توڑیں گی یا خول سمیت باہر پھینکنے کی کوشش کریں گی۔ جو بہت خطرناک عمل ہے اس لئے کلکیریا کے بعد سلفر کبھی نہ دیں۔ اگر علامات ساتھ ہوں تو پہلے لائیکو پوڈیم دے دیں۔ یہ کلکیریا کے تمام اثرات کو نرمی سے دور کر دیتا ہے۔ اور جسم کو سلفر کے اثر کے لئے تیار کر دیتا ہے۔

سل میں ٹوبر کولینم سلی امراض کی ایک پہچان یہ ہے کہ صبح کے وقت سل کا مریض بڑی تیزی سے اچانک غسلخانے کی طرف دوڑتا ہے۔ اس میں ٹوبر کولینم فائدہ مند ہے۔

اعضاء کا گرنا اس میں اعضاء میں عمومی نمایاں Relaxation پائی جاتی ہے۔ بعض عورتیں لکھتی ہیں کہ یوں لگتا ہے کہ سب کچھ نیچے لٹک گیا ہے۔ عضلاتی سسٹم Muscular System کمزور ہو گیا ہے۔ یہ علامت اس دوا یعنی ٹوبر کولینم میں نمایاں طور پر موجود ہے۔ بعض دفعہ اجابت کے ساتھ بچوں کی آنت باہر آجاتی ہے۔ یا پیشاب کے ساتھ آنت باہر آجاتی ہے۔ پاک و ہند میں بچوں میں یہ بیماری بہت ہوتی ہے اس میں ٹوبر کولینم نہ بھولیں۔ مردانہ ہو یا زنانہ اس میں اعضاء کے نیچے گرنے کا احساس ہے۔

اس میں منیسز کی علامتیں بہت' جلدی' زیادہ لمبا عرصہ ٹھہرنے والی دردیں۔ اس میں بھی ٹوبر کولینم قابل توجہ ہے۔ پلسٹیلا بھی ایسی صورت حال کو نرم کرنے میں مفید ہے۔ سٹینم میں تکلیف کم ہے بلغم جلدی اکھڑتی ہے پلسٹیلا میں اری ٹیشن Irritation باقی رہ جاتی ہے۔ شفانہ بھی دے تو واپس سٹینم کی حالت میں دھکیل دے گی۔ سٹینم نرمی سے علاج کرتی ہے اور زندگی کو آسان بنا دیتی ہے۔

رنگ ورمز رنگ ورمز Ring Worms۔ یہ چھوٹے چھوٹے دانے بن کر چکر سا بنا دیتے ہیں۔ بالوں یا سر میں ہو تو بالوں کو بالکل اکھڑ دیتے ہیں۔ ایلو پیشیا میں بالوں کے گچھے اترتے ہیں۔ اس میں پہلے نسخے میں بے سیلی نم دے جائے۔ اس کی بنیادی وجہ سلی مادہ ہے۔ اگر کسی کو گول چکروں والی بیماری ہو تو لازماً بے سیلی نم یا ٹوبر کولینم دیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا میں نیٹرم میور ساتھ دیتا ہوں۔ پھر کیوپرم ساتھ دیتے ہوں۔ یا اس میں پکرک ایسڈ بھی کافی مفید ہے۔ اگر یہ پورا کام نہ کرے تو سورائینم ۱۰۰۰ ایک خوراک جلد ہی اچھا ردعمل دکھاتی ہے۔

عضلات کے جھٹکے سوتے میں عضلات Muscles کے جھٹکے ٹوبر کولینم کی نمایاں علامت ہے۔ اس میں مختلف دوائیں کام آتی ہیں۔ بعض دفعہ نیند کے غلبہ میں اچانک اندر سے جھٹکا لگتا ہے۔ ایسا مریض دل پر ہاتھ رکھ لیتا ہے۔ لگتا ہے دل اچانک فیل ہونے لگا ہے۔ ایسے مریضوں میں بے سیلی نم کی بجائے گرائینڈیلیا کی ایک ہی خوراک بہت اچھا کام کرتی ہے۔ ساری رات آرام سے مریض سوتا ہے۔ اس کا معدے اور اعصاب سے تعلق ہے۔ عام طور پر ڈایافرام اچانک دھڑک کر ایسی کیفیت پیدا کرتا ہے سا ایسڈ ڈایا بیلٹی Acid Diabilty کا حملہ بھی اچانک ہوتا ہے۔ یہ واضح پہچان ہے۔

اس میں اور دوائیں بھی ہیں۔ آرسنک بھی ہے لیکن ٹوبر کولینم میں اس کا عمومی مزاج ہے۔ اس میں سارے جسم میں جھٹکا نہیں لگتا۔ مختلف عضلات کا اس میں دھڑکنا ہے۔ بعض ایسے

باقی صفحہ ۷ پر

ابن العطاء

میرا کالم

میں نے دفتر میں بیٹھے ڈاک دیکھتے ہوئے ابھی لیفٹیننٹ کرنل ریٹائرڈ بشارت احمد کا خط کھولا ہی تھا کہ ٹیلی فون کی گھنٹی بجی اور لاہور سے ایک دوست نے کہا کہ بشارت بول رہا ہوں۔ لیفٹیننٹ کرنل بشارت احمد صاحب سے کچھ دلی تعلق ہونے کی وجہ سے میں نے ذرا اونچی آواز میں یہ بھی کہہ دیا کہ لو وہ آبھی گئے یعنی ادھر خط کھولا ہے اور ادھر ان کا ٹیلیفون آگیا۔ لیکن پتہ چلا کہ ٹیلیفون کرنے والے بشارت صاحب کوئی اور ہیں۔ کہنے لگے میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے دادا ابا کے متعلق کچھ لکھیں۔ انہوں نے اپنے دادا ابا کا نام لیا۔ مجھے اس فیملی سے محلہ داری اور ہمسائیگی کا فخر حاصل رہا ہے۔ میں اس سارے خاندان کے جملہ افراد کو جانتا ہوں۔ میں نے پوچھا کس بیٹے کے بیٹے ہو۔ یعنی جس بزرگ کا آپ نے نام لیا ہے ان کے دو بیٹوں میں سے کس بیٹے کے بیٹے ہو۔ کہنے لگے عطاالٰہی صاحب کا۔ میں نے کہا کہ وہ تو عمر میں مجھ سے کچھ بڑے تھے لیکن ان کے چھوٹے بھائی منظور الٰہی صاحب جو بعد میں حافظ منظور الٰہی صاحب کہلائے۔ ہم اور وہ اکٹھے کھیلا کرتے تھے۔ انہوں نے پہلے کلام الٰہی حفظ کیا اور پھر ٹی۔ آئی۔ ہائی سکول میں داخلہ لے کر میٹرک کے امتحان میں اپنی ساری کلاس میں اول آنے کا اعزاز پایا۔ ہمیں بھی اس بات کی خوشی تھی۔ ہمارے دوست تھے اور ہمارے ساتھ کھیل کے ساتھی تھے۔ ان کا میٹرک میں اول آنا ہمارے لئے دوستی کے رنگ میں باعث فخر تھا۔

بشارت صاحب کے دادا ابا حضرت شیخ غلام احمد صاحب واعظ تھے۔ طویل القامت' قوی الجثہ اور ایک لاٹھی نما دستی چھڑی ہاتھ میں رکھنے والے۔ اگرچہ ہم انہیں بہت کم کم دیکھتے تھے۔ اس لئے کہ جیسا کہ ان کے نام کے ساتھ واعظ کا لفظ لگا ہوا تھا۔ وہ گھوم پھر کر مختلف مقامات پر تربیت کا کام کرتے تھے۔ قادیان میں بھی لنگر خانہ میں باہر سے آنے والے دوستوں سے جن بزرگوں کو خاص طور پر ملایا جاتا تھا ان میں وہ شامل ہوتے تھے۔ لنگر خانہ ہمارے گھر سے خاصا دور تھا۔ اور بچپن میں تو فاصلے ویسے بھی خاصے زیادہ لگتے ہیں۔ قادیان میں ہم انہیں صرف گھر سے نکلتے اور گھر میں داخل ہوتے دیکھتے۔ یا بیت میں۔ خدا کے گھر میں۔ جب وہ عبادت کے لئے جاتے۔ ان دنوں ہمارے ساتھی بچوں کو بھی عبادت کا بہت شوق ہوتا تھا۔ آج بھی ہے۔ ہم کوئی مقابلہ نہیں کر رہے۔ صرف اپنے ساتھیوں کی بات کر رہے ہیں۔ اکثر عبادت بیت میں ہی ہوتی تھی۔ وہاں ان سے ملاقات ہوتی۔ لیکن ان سے کبھی بات چیت نہیں ہوئی تھی۔ بس انہیں صرف دیکھا ہی ہے۔

ان کی بیگم بہت سے بچوں کو دینی تعلیم دیتی تھیں اور اس وجہ سے کبھی کبھی ہمیں ان کے گھر پر جانے کا موقعہ ملتا تھا۔ اور نہ صرف ان کے دینی تعلیم دینے کے جذبے سے ہم متاثر تھے بلکہ اس بات سے بھی کہ جس ماحول میں ہم رہتے تھے اس میں وہ اپنی خوش لباسی کی وجہ سے قدرے مختلف نظر آتی تھیں۔ نہایت خوبصورت عینک اور نہایت اچھا لباس۔ گویا کہ نہایت صاف ستھری رہنے والی خاتون۔ اور اگر صاف ستھری رہنے والی خاتون بچوں کو دین کی تعلیم بھی دے تو یقیناً اس سے بچوں کو مادرانہ محبت کا احساس ہونے لگتا ہے۔ ان کے بچے ہماری ہی عمر کے تھے۔ جس طرح وہ ان کی ماں تھی۔ ہم بھی اس خوش لباس عورت کو ماں ہی سمجھتے تھے۔ اور ان سے مل کر طبیعت بڑی خوش ہوتی تھی۔

مکرم عطاالٰہی صاحب چونکہ ہم سے عمر میں کچھ بڑے تھے اور اپنی والدہ ہی کی طرح نہایت خوش لباس تھے۔ اس لئے ان سے بھی ملاقات کم رہتی تھی۔ منظور الٰہی صاحب بالکل ہم جیسے تھے۔ سیدھے سادے اور بالکل مٹی میں کھیلنے والے۔ کبھی اس بات کی پرواہ نہیں کی ہم زمین پر بیٹھ گئے ہیں یا کپڑے بہت زیادہ صاف نہیں ہیں۔ آخر اس ماحول میں سب بچوں کا یہی حال تھا۔ اور اگر ان میں سے کوئی خوش لباسی کی وجہ سے مختلف نظر آتا تھا تو اس کا عام بچوں کے ساتھ رابطہ کم ہوتا تھا۔ ان کی دو بہنیں تھیں۔ بڑی بہن کا پہلے حضرت مولوی ظہور حسین صاحب کے ساتھ رشتہ ازدواج طے پایا لیکن نبھ نہ سکی۔ اور طلاق ہو گئی۔ چھوٹی بہن کیپٹن ایاز جو بعد میں ایاز آف ہنگری کہلائے ان کی بیوی بنیں۔ اور انہوں نے اپنے خاوند کے ساتھ مل کر حتی المقدور دین کی خدمت کی۔ کیپٹن ایاز صاحب ہمارے بھی دوست تھے۔ قادیان میں یا ربوہ میں جب بھی ملاقات ہوتی دین کی باتیں کرتے۔ ایک دفعہ ہم ایک شادی پر راولپنڈی گئے وہاں بھی ان سے ملاقات ہوئی ہم نے دیکھا کہ ان کے دل میں دینی جذبہ ہمک ہمک کر اٹھتا تھا۔ وہ اکثر دینی باتیں کرتے تھے۔ اپنے متعلق بعض واقعات جن کا تعلق ہنگری سے تھا سناتے اور اس طرح دوسروں کے دل میں بھی یہ جذبہ پیدا کرتے کہ اصل کام تو دعوت الی اللہ ہے۔

حضرت شیخ غلام احمد صاحب واعظ طویل القامت اور قوی الجثہ ہونے کے باوجود حلیمُ الطبع تھے۔ بات نہایت دھیمے پن سے کرتے اور کرتے بھی بہت تھوڑی باتیں۔ لیکن سنا جاتا تھا کہ ان کی باتیں بڑی موثر ہوتی تھیں۔ گاؤں گاؤں پھر کر جب تربیت کرتے تو نہ صرف مرد بلکہ عورتیں بھی کثرت کے ساتھ ان کا وعظ سنتیں اور اپنی زندگی کو بہتر بنانے کی کوشش کرتیں۔ بچوں کے لئے بھی آپ کو صرف دیکھ لینا اور آپ سے باتیں سننا سنجیدگی اور متانت کا سبق ہوتا تھا۔ ہم نے انہیں کبھی اونچی آواز میں بات کرتے نہیں دیکھا۔ لنگر خانے میں ان کا وعظ سنا تو نہیں لیکن ان کے وعظ کے متعلق بہت کچھ سنا۔ وعظ سنا اس لئے نہیں کہ دارالفضل سے شہر اور خاص طور پر لنگر خانہ خاصا دور تھا۔ وہاں جا کر کسی کا وعظ سننا کم از کم بچوں کے لئے آسان بات نہیں تھی۔ جو لوگ باہر سے آتے تھے اور لنگر خانے میں ان کا قیام ہوتا تھا۔ ان کے لئے یہ وعظ ہوتے تھے۔ کبھی حضرت مولوی محمد ابراہیم صاحب بقا پوری قادیان آتے تو وہ لنگر خانے کے مہمانوں کو اپنی گفتگو سے محظوظ کرتے اور کبھی حضرت شیخ غلام احمد صاحب واعظ قادیان آتے تو لنگر خانے میں درس کی قسم کی باتیں کرتے اور یہ بات مشہور تھی کہ ان دونوں حضرات کی باتیں بڑے غور سے سنی جاتی ہیں اور سننے والے بڑے محظوظ ہوتے ہیں۔

بعد میں یہ بھی سنا گیا تھا کہ اس گھر کے بعض افراد پر کوئی ابتلا بھی آیا زیادہ تر تو ان کی بڑی بیٹی کی دوسری شادی کے بعد اور ہندوستان سے پاکستان آجانے پر فیصل آباد میں قیام کی وجہ سے ان پر ابتلا آیا۔ دلی میں ایک دفعہ حافظ منظور الٰہی صاحب سائیکل پر کہیں جا رہے تھے۔ ایک لمبے عرصے کے بعد انہوں نے مجھے دیکھا تھا۔ پہچان لیا۔ میں پیدل جا رہا تھا۔ کہنے لگے کہاں جا رہے ہو۔ میں نے بتایا تو مجھے سائیکل پر بٹھا کر وہاں چھوڑ آئے۔ آخر بچپن کے دوست تھے۔ عطاالٰہی صاحب کے متعلق بعد میں کچھ زیادہ پتہ نہ چل سکا کہ وہ کہاں ہیں۔

آج پچاس ساٹھ سال کے بعد ان کے بیٹے نے فون کر کے ان کی اور ان کے سارے گھر کی یاد دلائی اور یہ کہہ کر میرے دادا ابا کے متعلق کچھ لکھئے اس سعادت کا اظہار کیا کہ بزرگوں کو یاد رکھنا چاہئے۔ اور ان کی باتیں سن کر اپنی زندگی کو بہتر بنانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ بشارت صاحب نے اس خواہش کا اظہار کر کے ہمارے دل کو یہ خوشی بہم پہنچائی کہ جس شخص کو ہم نے قادیان میں واعظ کی حیثیت سے دیکھا تھا اس کے ایک پوتے نے ایک لمبے عرصے کے بعد ان کے متعلق جملہ معلومات حاصل کرنے کی خواہش کا اظہار کیا ہے۔ اگر کوئی دوست حضرت شیخ غلام احمد صاحب واعظ کے متعلق مزید کچھ جانتے ہوں تو ہم ان کی باتیں بھی الفضل میں درج کر کے راحت محسوس کریں گے۔

جب (صاحب ایمان) کی دعامیں پورا اخلاص اور انقطاع پیدا ہو جاتا ہے تو خدا تعالیٰ کو بھی اس پر رحم آجاتا ہے۔ (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

اخبارات کے نام

دی نیوز انٹرنیشنل کے ۱۶- اپریل ۱۹۹۵ء کے شمارے میں کلاس روم میں سگریٹ نوشی کے متعلق انور اقبال سیفی کہتے ہیں۔

چند روز ہوئے مجھے پتہ چلا کہ کراچی یونیورسٹی کے آرٹس ڈیپارٹمنٹ کے ایک استاد جبکہ وہ کلاس میں لیکچر دے رہے تھے۔ سگریٹ نوشی بھی کر رہے تھے۔

اگر کوئی طالب علم کلاس روم میں سگریٹ نوشی کرتا ہوا پایا جائے تو یہ استاد صاحب کیا سوچیں گے۔ اور اگر وہ واقعی ایسا کرے تو اس کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے گا۔ کیا وہ اپنا منہ بند رکھیں گے۔ اور کیا کسی طالب علم نے ان استاد صاحب کو روکنے کی کوشش کی۔ اغلب خیال یہ ہے کہ استاد صاحب کی طرف سے انتقامی کارروائی کے ڈر سے طلباء خاموش رہے ہوں گے۔ مجھے اس رویہ سے بہت زیادہ تکلیف ہوئی۔ معلوم ہوتا ہے کہ اساتذہ اپنے اس معزز اور قابل احترام پیشے کی خصوصیات بھول چکے ہیں۔ کیا یہ استاد یونیورسٹی میں طالب علموں کو بری باتیں سکھانے کے لئے آئے ہیں۔ خط کراچی سے لکھا گیا۔

تعلیم میں مداخلت / رکاوٹ

انور اقبال سیفی دی نیوز انٹرنیشنل کے ۹- اپریل کے شمارے میں سٹڈیز میں رکاوٹ کے بارے میں لکھتے ہیں:

کراچی یونیورسٹی میں نئی کلاسیں اس امید پر شروع ہوئی تھیں کہ تعلیم اب آسانی سے اور قدرے ہمواری سے چلتی رہے گی۔ لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہماری درس گاہوں میں شروع سیشن سے ہی تعلیم میں رکاوٹیں پیدا کرنا اب عام طریق کار بن گیا ہے۔ شہر پہلے ہی بدامنی کا شکار ہے اور بعض اوقات زندگی معطل ہو کر رہ جاتی ہے۔ ہماری تعلیم بھی ان رکاوٹوں کا شکار ہوتی ہے۔ ان شدید حالات میں ہمیں مزید رکاوٹوں سے بچنا چاہئے۔ ایسے عناصر کے خلاف کارروائی کی جانی چاہئے جو ان کے ذمہ دار ہیں۔ رکاوٹ چاہے ایک دن ہی کی کیوں نہ ہو اس کی اجازت ہرگز نہیں دی جانی چاہئے۔

ہم ایک ترقی پذیر ملک ہیں۔ اور طالب علموں کو بھی جو کہ ہماری قوم کا سرمایہ ہیں' اپنے وقت کی اہمیت کا احساس کرنا چاہئے۔

لائبریری ربوہ

نسیم سیفی

ایک نئی بات

طبی سائنس دانوں کے ماہرین سے یہ سنتے سنتے کہ سبزہ زاروں میں سیر کی جائے اور جنگلوں میں جایا جائے کیونکہ درخت ہماری بینائی کے لئے بھی مفید ہیں اور صحت کے لئے بھی۔ رونلڈ ریگن سابق صدر امریکہ نے یہ کہہ دیا کہ جنگلوں میں جانا مفید ثابت نہیں ہوتا۔ بلکہ اس سے صحت عامہ کو نقصان پہنچتا ہے۔ یہ بات سن کر نہ صرف عام لوگوں نے بلکہ طبی سائنس دانوں نے بھی ان کا مذاق اڑایا۔ کیونکہ یہ بات تو ایک لمبے عرصے سے کہی جا رہی تھی۔ اور لوگ اس پر خوب خوب عمل کرتے تھے۔ تھوڑا وقت ہوا۔ تو گھر کے قریب کسی سبزہ زار میں چلے گئے۔ زیادہ وقت ملا تو جنگلوں میں بھی گھوم پھر آئے۔ رونلڈ ریگن نے جو بات کہی اس سے سائنس دانوں کی اس پرانی ہدایت کی نفی ہوتی تھی۔ لیکن اب سائنس دان اسی نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ درخت بجائے اس کے کہ ماحول کو صاف کریں اسے گندہ کرنے لگے ہیں۔ ان سے ماحول آلودہ ہو جاتا ہے۔ خاص طور پر اگر کسی جگہ پر صنوبر کے درخت ہوں تو ماحول بہت ہی زیادہ آلودہ ہوتا ہے۔

کہتے ہیں کہ ان درختوں سے تارپین خارج ہوتی ہے۔ اس صدی کے آغاز میں تارپین حاصل کرنے کے لئے فلوریڈا میں صنوبر کے بہت سے درخت لگائے گئے تھے۔ جن سے تارپین خارج ہوتی رہی اور لوگوں کی صحت پر برا اثر پڑتا رہا۔ ان درختوں سے جو کیمیا تارپین کی صورت میں خارج ہوتی ہے۔ وہ ہائیڈرو کاربن گیس ہے۔ اور ہوا میں نائٹروجن آکسائیڈ جو پہلے سے موجود ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ مل کر انسانی صحت کو نقصان پہنچاتی ہے۔ یہ کیمیائی عمل اوزون کی تہہ بناتا ہے۔ اوزون کے متعلق ہم سب جانتے ہیں کہ یہ سورج کی تابکاری کی شعاؤں سے ہمیں بچاتی ہے۔ لیکن اگر یہی اوزون کرہ ارض کے نچلے حصے میں جمع ہو جائے تو بتایا گیا ہے کہ ہمارے لئے سخت تکلیف دہ ثابت ہوتی ہے۔ اس سے سانس لینے میں دشواری پیدا ہوتی ہے اور موسم گرما میں شہروں کے اوپر دھوئیں کی چادر تنی رہتی ہے۔ یہ تجربات فلوریڈا یونیورسٹی کے پروفیسر ایلن اور ان کے ساتھی جانسن نے کئے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ وہ ابھی حتمی طور پر تو جنگلوں اور درختوں کے متعلق کچھ نہیں کہتے لیکن ان کے تجربات انہیں ان نتائج کی طرف لئے جا رہے ہیں کہ جنگلوں میں درخت ہماری صحت کے لئے مفید نہیں ہیں۔ کیونکہ ان سے جو گیس نکلتی ہے وہ ہوا میں موجود گیس کے ساتھ مل کر ہماری صحت پر برا اثر ڈالتی ہے۔ یہ جو اوزون پیدا کرتے ہیں وہ کرہ ارض کے نچلے حصے میں چلی جاتی ہے یہ بھی پتہ چلا ہے کہ جو کیمیا ان سے خارج ہوتا ہے وہی ان کے پتوں کے سوراخوں میں داخل ہو کر خلیوں کو بے جان بنا دیتا ہے اور آہستہ آہستہ سورج کی توانائی نہ ملنے کے باعث یہ پتے مرجھا جاتے ہیں اور درخت بھی اسی وجہ سے تباہ ہو جاتے ہیں۔ ہمارے کارخانوں سے جو گیس خارج ہوتی ہے۔ اور جو مختلف گیسیں ہیں۔ ان کے متعلق ابھی مزید تحقیق کی ضرورت ہے لیکن ہمارا کیا ہے ہمیں تو ڈاکٹروں کی ہدایات کے مطابق عمل کرنا ہے۔ انہوں نے کہا جنگلوں میں جاؤ تو ہم جنگلوں میں گھومنے پھرنے لگے اب انہوں نے کہنا شروع کر دیا ہے کہ جنگلوں میں جانا مفید نہیں ہے۔ بلکہ غیر مفید ہے۔ جنگل آلودگی پیدا کرتے ہیں۔ ہمیں سانس لینے میں دشواری کا امکان ہے اور جو اوزون کی تہہ یہ بناتے ہیں وہ کرہ ارض کے نچلے حصہ میں چلی جاتی ہے اور ہماری صحت کو نقصان پہنچاتی ہے اگرچہ وہ کہتے ہیں کہ مزید تجربات کی ضرورت ہے لیکن جو کچھ اب تک ہو چکا ہے اس کو جب دنیا میں پھیلایا جائے گا تو یقیناً لوگ جنگلوں میں جانے سے گریز کریں گے۔ خدا جانے نتیجہ کیا نکلے گا۔

منیر احمد قریشی

غیظ و غضب اور غصہ کی تباہ کاریاں
میری زندگی کے چھتیس سال

کچھ عرصہ ہوا۔ ایک فاضل مضمون نگار نے روزنامہ الفضل میں "غیظ و غضب" اور پھر اس کے بعد "غصہ" پر مضمون تحریر کئے تھے۔ جب میں نے ان مضمونوں کو پڑھا تو میری آنکھوں کے سامنے وہ ہزاروں نوجوان گھومنے لگے۔ جنہوں نے اپنے جسموں کو ورزش اور خوراک سے ایسا کڑیل بنایا ہوا تھا جن کو لوگ دیکھنے کے لئے دور دور سے آیا کرتے تھے۔ اور وہ پہلوان اپنے ہاتھ اٹھا اٹھا کر لوگوں کو للکارتے کہ ہے کوئی ماں کا لعل کہ جو مقابلہ میں آئے۔ اور وہ بغیر کسی مقابلہ کئے لوگوں کے کندھوں پر سوار ہو کر اور ان گنت پھولوں کے ہاروں سے لدے ہوئے اور نعرے لگاتے ہوئے میدان سے رخصت ہوا کرتے تھے۔ مگر جب ان کا مقابلہ غیظ و غضب اور غصہ کے عفریت سے ہوا۔ تو وہ اس میدان میں ایک منٹ کے لئے بھی نہ ٹھہر سکے بلکہ بری طرح چاروں شانے چت ہوئے اور ان کا برسوں کا کمایا ہوا جسم پلک جھپکتے ہی زیر زمین چلا گیا۔ حالانکہ قرآن مجید اور فرقان حمید میں کتنے صاف الفاظ میں لکھا ہوا ہے۔

"کہ غیظ و غضب پر قابو پانے والے اور غصہ کو پی جانے والے۔ اور لوگوں کو معاف کر دینے والے میرے مقربوں میں سے ہیں"

میں نے ۱۹۴۰ء میں سے لے کر ۱۹۷۶ء تک جیل کی ملازمت کی اور ملازمت کا زیادہ حصہ سزائے موت کے قیدیوں کے ساتھ ہی گذرا سزائے موت کے ۵۰ فی صد قیدیوں میں سے ہر ایک کی کہانی کی صرف اتنی ہوا کرتی تھی۔ کہ جب وہ شام کو کھیتوں سے لوٹا اور بیوی نے کھانا رکھا ہی تھا کہ اسے یہ علم ہوا کہ فلاں کے بچوں کے ساتھ اس کے بچے لڑ پڑے ہیں اور ان کا باپ ہمارے دروازے پر گندی اور فحش گالیاں دے کر گیا ہے۔ اور اس نے یہ بات پوری طرح سنی بھی نہیں۔ کہ اپنا آتشیں اسلحہ جو کہ اس نے چوروں اور ڈاکوؤں کے لئے چھپا کر رکھا ہوا تھا۔ وہ نکال لایا اور دشمن کے گھر جا کر اسے للکارنے لگا۔ وہ شخص سوچنے لگا کہ اگر اب میں باہر نہ نکلا۔ تو ہمیشہ مجھے بیوی بزدلی کا طعنہ دے گی چنانچہ وہ بھی اسلحہ لے کر نکل آیا۔ جس کا پہلے داؤ چل گیا اس نے دوسرے کو ختم کر دیا۔ اور دوسرے کو لوگوں نے پکڑ کر قانون کے حوالے کر دیا۔ اور اس طرح مقدمات کا ایک لامتناہی سلسلہ شروع ہو گیا۔ اور گھر کا تمام اندوختہ وکیلوں اور عدالتوں کی نذر ہو گیا۔ اور آخری دن سزائے موت کے بعد جیل سے لاش لانے کی بھی ان میں سکت نہیں تھی۔ اور وہ فریضہ بھی خدا ترسی کر کے ہمسائیوں نے ہی ادا کیا۔

اور میری آنکھوں نے یہ منظر بھی دیکھا کہ جہاں پر زنانہ حویلی میں کسی مرد کی آواز پہنچ نہیں سکتی تھی اور آج تک جن عورتوں کو چشم فلک نے نہیں دیکھا تھا۔ وہ پیٹ کا دوزخ بھرنے کے لئے وڈیروں کے گھروں میں کام کر رہی تھیں۔ اور جن کے بچے اپنی امارت کا رعب ڈالنے کے لئے اپنی قیمتی گاڑیوں میں نوکروں کو صرف اس لئے ساتھ لے جایا کرتے کہ وہ ان کی اشیاء اٹھا کر ان کے ساتھ کلاس روم میں جا کر رکھ دے تاکہ تمام لوگوں پر ان کی امارت کا رعب پڑے۔

مگر زمانے نے جب کروٹ لی اور ان کے بڑے قانون کی گرفت میں آ گئے تو انہی کے بچوں کو سائیکلوں کی دوکانوں پر پنکچر لگاتے اور سائیکلوں میں ہوا بھرتے دیکھا۔

اور یہ سب کچھ صرف اور صرف اس وجہ سے ہوا کہ ان کو غیظ و غضب اور غصہ کے مگرمچھ نے آنکھ جھپکنے کے عرصہ میں ہی نگل لیا۔ اور اپنے بعد اپنے بیوی بچوں کے لئے مصائب کا ایک لامتناہی سلسلہ چھوڑ گئے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو امن کا شہزادہ کہا ہے۔ اس لئے جماعت احمدیہ کے فرد ہونے کی حیثیت سے قرآن مجید کی تعلیم اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشادات کی روشنی میں غیظ و غضب اور غصہ سے اجتناب کرنا چاہئے درگذر اور عفو کی خوبی اپنے اندر پیدا کرنی چاہئے اور دوسروں کو بھی اس کی تلقین کرنی چاہئے۔ اور اس طرح ہمارے آقا نے ہم سے اس خواہش کا اظہار فرمایا ہے۔ کہ ہم اپنی خوشیوں میں اپنے قیدی بھائیوں کو شریک کیا کریں اور ان کو تحفے دیا کریں آؤ ہم اپنے آقا کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے ایک قدم اور آگے بڑھائیں۔

ہم ان لوگوں کی تلاش میں نکلیں جو کہ نسل در نسل اپنے سینوں میں دوسروں کے خلاف دشمنی کی آگ جلائے ہوئے ہیں۔ اور ایک دوسرے کو قتل کرنا اپنا فرض سمجھ رہے ہیں۔ ایسے لوگوں کا پتہ لگانا کوئی مشکل امر نہیں۔ آیئے ہم ان میں صلح کرا دیں۔ آپ اس وقت اس بات کا اندازہ بھی نہیں لگا سکتے کہ آپ کی یہ کوششیں یقیناً رنگ لائیں گی۔ اور کتنے خاندان آئندہ تباہ ہونے سے بچ جائیں گے۔

میں آپ کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ آپ کی یہ نیکیاں ضائع نہ جائیں گی بلکہ رحیم و کریم خدا تعالیٰ سے بڑے ہی اجر لے کر لوٹیں گی۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو۔

آپ کا خط ملا

مکرم ملک جمیل الرحمان رفیق صاحب وکیل التصنیف ربوہ تحریر فرماتے ہیں۔

مورخہ ۹۔ اپریل ۱۹۹۵ء کے الفضل میں محترم نذیر احمد صاحب ڈار آف لندن کا بہت دلچسپ مضمون دربارہ شیخ عمری عبیدی صاحب نظر سے گذرا۔ محترم ڈار صاحب نے یہ مضمون لکھ کر پرانی یادیں تازہ کر دی ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر سے نوازے۔

مضمون کے آخری حصہ میں کچھ تصحیح کی ضرورت ہے۔ ریکارڈ کی درستی کی خاطر شائع کر کے ممنون فرمائیں۔

۱۔ ۱۹۵۶ء میں شیخ عمری عبیدی صاحب ٹانگانیکا جماعت کے امیر نہیں تھے بلکہ ان ایام میں پورے مشرقی افریقہ کے امیر جماعت محترم شیخ مبارک احمد صاحب تھے۔

۲۔ مضمون میں ذکر ہے کہ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب جب ٹانگانیکا تشریف لائے تھے اس وقت شیخ عمری صاحب امیر جماعت ٹانگانیکا تھے۔ دراصل اس وقت محترم مولانا محمد منور صاحب ٹانگانیکا کے امیر و مشنری انچارج تھے۔

۳۔ مضمون میں یہ بھی ذکر ہے کہ شیخ عمری صاحب مصر کے اجلاس سے واپس آتے ہی بیمار ہو گئے۔ دراصل شیخ عمری صاحب بیماری کی حالت میں ہی واپس ٹانگانیکا آئے تھے۔

بین المملکتی حالات واقعات شخصیات

بنگلہ دیش / حکومت حزب اختلاف

بنگلہ دیش کے تجزیہ نگار کہتے ہیں کہ اگر آج سے تین ماہ قبل حزب اختلاف نے اجتماعی طور پر پارلیمنٹ سے استعفے دے دیئے تھے لیکن وزیر اعظم بیگم خالدہ ضیاء پارلیمنٹ توڑنے کے حق میں نہیں ہیں بلکہ وہ کہتی ہیں کہ حزب اختلاف اب بٹ چکا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ وہ بیگم خالدہ ضیاء کے خلاف اکٹھے ہو کر نہیں چل سکے۔ ان کی استقامت میں بھی فرق آیا ہے اور ان کا اتحاد بھی پارہ پارہ ہو گیا ہے۔ اور ان باتوں کا بیگم خالدہ ضیاء کو فائدہ پہنچا ہے۔ ان کی خود اعتمادی پہلے سے بہت بڑھ گئی ہے۔

تجزیہ نگار کہتے ہیں کہ ہم یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ بیگم خالدہ ضیاء کی حکومت پہلے سے زیادہ مضبوط ہو گئی ہے لیکن ہم یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ خالدہ ضیاء اپنے اقتدار کے ساتھ چمٹے رہنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ یاد رہے کہ حزب اختلاف کے تمام اراکین پارلیمنٹ نے ۲۸ دسمبر ۱۹۹۴ء کو اجتماعی استعفے دے دیئے تھے تاکہ خالدہ ضیاء کو اس بات پر مجبور کر سکیں کہ پارلیمنٹ کو توڑ کر نئے انتخابات کروائیں۔ اس سلسلے میں بعض بیرونی طاقتوں نے بھی کوشش کی ہے کہ بیگم خالدہ ضیاء اور حزب اختلاف میں گفت و شنید کے ذریعے اختلافات ختم کئے جائیں۔ لیکن ایسا ممکن نہیں ہو سکا۔ بیگم خالدہ ضیاء کہتی ہیں کہ وہ عوام کے ووٹوں سے پارلیمنٹ میں پہنچی ہیں اور وہ عوام کے ساتھ بے وفائی نہیں کریں گی۔ وہ اپنی حکومت جاری رکھیں گی۔ جبکہ حزب اختلاف کا دعویٰ ہے کہ یہ حکومت حکومت کرنے کے قابل نہیں ہے اس لئے اسے استعفیٰ دے دینا چاہئے اور نئے انتخابات کروا کر نئی حکومت بننے کا موقعہ دیا جانا چاہئے۔

دورۂ اراکین

برطانوی پارلیمان

برطانوی پارلیمنٹ کا ایک وفد آزاد کشمیر کا دورہ کر رہا ہے۔ میرپور ضلع کے پیپلز پارٹی سیکشن نے انہیں ایک ظہرانہ دیا جہاں انہوں نے اس خیال کا اظہار کیا کہ ہندوستانی فوجوں کو فوری طور پر وادی سے واپس بلا لینا چاہئے۔ اس وفد کے ایک رکن مسٹر میڈن نے کہا کہ کشمیر کا فوجی حل کسی طرح بھی برصغیر کے لئے مفید ثابت نہیں ہو سکتا۔ بلکہ کہا جا سکتا ہے کہ عالمی برادری کے لئے بھی اس قسم کا کوئی حل کارآمد نہیں ہو سکتا۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس علاقے میں سیاسی حل ہی کے ذریعے امن قائم کیا جا سکتا ہے۔ ایک لمبے عرصے سے اس ضرورت کو صحیح طور پر پورا نہیں کیا جا سکا۔ جہاں تک بھارتی حکومت کا یہ فیصلہ ہے کہ وہاں انتخابات کروائے جائیں گے۔ اس گروپ نے کہا کہ ایسے انتخابات کو کوئی شخص ماننے کے لئے تیار نہیں ہے۔۔ عالمی برادری جانتی ہے کہ اس علاقے کا حل انتخابات نہیں بلکہ استصواب رائے ہے۔ اور انتخابات استصواب رائے کا بدل نہیں ہو سکتے۔ انہوں نے مزید کہا کہ بھارت کے پاس ابھی وقت ہے کہ وہ اس بات پر غور کرے کہ انتخابات مفید نہیں۔ فوجی حل ممکن نہیں۔ اس لئے سیاسی حل تلاش کرنے میں مدد دے۔ ایک اور رکن پارلیمنٹ کیری والر نے کہا کہ انسانی حقوق کی جس طرح پامالی کی جا رہی ہے وہ زیادہ دیر تک جاری نہیں رکھی جا سکتی۔ چونکہ کشمیریوں کا مطالبہ جائز ہے اس لئے وہ یقیناً اپنا مطالبہ منوا کر چھوڑیں گے۔

شام / اسرائیل

شام کے صدر حافظ الاسد کے ترجمان اخبار البعث نے اسرائیل کی اس تجویز کے متعلق کہ امن کے قیام کے لئے اسرائیل اور شام خفیہ گفت و شنید کریں کہا ہے کہ شام نے اس تجویز کو مسترد کر دیا ہے۔ اخبار نے اس بات پر زور دیا ہے کہ جہاں تک خفیہ کے لفظ کا تعلق ہے وہ شام کے صدر حافظ الاسد کی لغت میں نہیں پایا جاتا۔ اخبار نے مزید کہا ہے کہ چونکہ خفیہ گفت و شنید قیام امن کے لئے مفید ثابت نہیں ہو سکتی۔ اس لئے انہیں کلی طور پر رد کیا جاتا ہے۔ اسرائیل کی حکومت نے بار بار یہ پیش کش کی ہے کہ خفیہ گفتگو کے ذریعے کچھ دے کچھ لے کے اصول پر امن کا قیام کیا جا سکتا ہے۔

یزک رابین نے شام سے یہ بھی کہا ہے کہ وہ مصر' اردن' اور تنظیم آزادی فلسطین کی طرح اسرائیل سے خفیہ گفت و شنید کرے۔ اس سے پہلے سفارتی سطح پر گفت و شنید ہوئی تھی لیکن کامیاب نہ ہو سکی۔ اسرائیل چاہتا ہے کہ پہلے قیام امن ہو اور پھر درجہ بدرجہ گولان پہاڑیوں سے فوج واپس بلائی جائے۔ شام کا مطمح نظر یہ ہے کہ پہلے فوجیں واپس بلائی جائیں تاکہ پتہ چلے کہ قیام امن کی حالت پیدا کی جا رہی ہے اور اس کے بعد امن کے سلسلے میں تفصیلی گفتگو ہو۔

چیچنیا

چیچنین لوگوں کے پاس اب ان کا صرف ایک ہی مضبوط محاذ رہ گیا ہے اور وہ ہے باموت کا۔ لیکن روسیوں نے یہاں بھی شدید بمباری شروع کر رکھی ہے۔ اس علاقے کو جو چیچنین دارالحکومت گروزنی سے جنوب مغرب کی طرف ۶۰ کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے روسی فوجوں نے گھیرے میں لے رکھا ہے۔ اور اس پر شدید شیلنگ کی جا رہی ہے۔ ایک دفعہ تو چیچنین گوریلوں نے روسی حملے کو پسپا بھی کر دیا تھا۔ جس کے نتیجہ میں چند ایک روسی ہلاک ہوئے۔ روسی تو کہتے ہیں کہ ان کے صرف چار آدمی ہلاک ہوئے۔ چیچنین کا کہنا ہے کہ انہوں نے ۳۰ روسیوں کو اس حملے میں ہلاک کیا تھا۔ کہتے ہیں کہ داؤدیلیف کے حامیوں نے کہا ہے کہ وہ باموت کا بھرپور دفاع کریں گے۔ جبکہ روسی فوجوں کے عارضی کمانڈر نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ وہ جلد ہی باموت بھی اپنے قبضہ میں کر لیں گے۔ روسیوں نے اس علاقے پر قبضہ کرنے کے لئے جنگی طیارے ہیلی کاپٹر اور آرٹلری استعمال کی ہے۔ لیکن انہیں ابھی اس کے قریب جانے کا موقعہ نہیں ملا۔ اگرچہ اس بات کا امکان بہت کم ہے کہ چیچنین لوگ باموت کو اپنے قبضے میں رکھ سکیں گے۔ لیکن ان کا فیصلہ یہی ہے کہ وہ اپنے خون کے آخری قطرے تک لڑیں گے۔

یادرفتگان

عبد القدیر قمر- مربی سلسلہ

چوہدری احمد دین صاحب

میرے خالو مکرم احمد دین صاحب اس وقت ہمارے خاندان کے بزرگ ترین فرد تھے۔ ان کی سیرت کو اگر ایک فقرے میں بیان کرنا ہو تو یوں کہا جا سکتا ہے۔ خوش اخلاقی' خوش گفتاری' دینی غیرت کا مجسمہ' بنی نوع انسان کی محبت میں دیوانہ' عاشق خدا ان سب باتوں کو جوڑ کر اگر تصویر بنائی جائے تو وہ چوہدری احمد دین صاحب کی تصویر بنے گی۔ آپ بہت ہی نیک' پارسا' دعاگو' دعوت الی اللہ میں منہمک رہنے والے بزرگ تھے۔

میری عمر اس وقت چھ' سات سال ہو گی' مجھے یاد ہے کہ جب میں ان کے ہاں گیا' شام کا وقت تھا' سورج اپنی منزل کی جانب گامزن تھا۔ بڑی محبت و شفقت سے ملے۔ نماز عصر ہو چکی تھی۔ اندر کمرے سے ملفوظات کی ایک جلد لے آئے۔ فرمانے لگے بیٹا پڑھ کر سناؤ۔ یہ دستور ان کا تاحیات رہا۔ میں جب بھی گیا اور دوسرا بھی کوئی جب ملنے جاتا حال احوال پوچھنے کے بعد روزنامہ الفضل یا حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کوئی کتاب لے کر آ جاتے اور فرماتے مجھے سناؤ۔ جب میں مربی بننے کے بعد جاتا تو غیر معمولی عزت و تکریم فرماتے۔ واقفین زندگی خاص طور پر مربیان کی بہت ہی عزت کرتے۔ بڑے ہی احترام سے پیش آتے۔ ان کی خدمت کرنا فخر کا موجب سمجھتے۔ ان کے حالات و واقعات معلوم کرتے۔

اگرچہ کسی سکول وغیرہ میں زیر تعلیم نہ رہے تاہم انہوں نے مذہبی تعلیم میرے دادا جان محترم میاں محمد اسماعیل صاحب سے حاصل کی۔ اور اس میں خوب دسترس رکھتے۔ آپ کا مطالعہ بڑا وسیع تھا۔ آپ کے مطالعہ میں کتب حضرت بانی سلسلہ احمدیہ رہتیں۔ گفتگو کے دوران حضرت صاحب کے حوالے پیش کرتے اور غیر از جماعت افراد سے بات چیت کے دوران مدلل گفتگو کرتے۔

روحانی خزائن اور ملفوظات کے مکمل سیٹ کے علاوہ بھی بے شمار دینی و مذہبی کتب آپ کے زیر مطالعہ رہتیں۔ جب بھی ربوہ آنا ہوتا واپسی پر اور کچھ لیں یا نہ لیں کتب ضرور خریدتے۔ آپ کا نظریہ یہ تھا کہ یہ روشنی کا مینار ہیں۔ ان سے جہاں دل منور ہوتے ہیں وہاں دماغ بھی سکون پاتا ہے۔ اور انسان دنیا جہاں کے بکھیڑوں سے بچا رہتا ہے۔ روزنامہ الفضل کے باقاعدہ خریدار تھے۔ جونہی اخبار ملتا۔ اس وقت رکھتے جب آخری لفظ بھی پڑھ لیا جاتا۔ اپنے بچوں کو بھی اخبار الفضل پڑھنے کی بہت تلقین کرتے۔ خاص کر کے آجکل فرماتے یہ تو ایک نہر ہے جس کے ذریعہ ہم اپنی روحوں کو معطر و مطہر کرتے ہیں۔

آپ کے خاندان میں نفوذ احمدیت کا واقعہ اک عجیب شان رکھتا ہے۔ پہلے یہ خاندان بھی دوسرے معاند خاندانوں کی طرح شدید مخالف تھا۔ ایک دفعہ آپ کے والد صاحب سخت بیمار ہو گئے۔ موت و حیات کی تکلیف کا سامنا تھا۔ ڈاکٹر جواب دے چکے تھے۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ آخری لحات ہیں۔ اسی حالت میں غنودگی ہوئی۔ کیا دیکھتے ہیں کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ تشریف لائے ہیں۔ یہ عرض کرتے ہیں میں بیماری کے ہاتھوں لاچار ہوں۔ اور موت کے منہ میں جایا چاہتا ہوں۔ مجھ پر نظر کرم فرمائیں۔ ایسی نظر کرم ہوئی کہ جسمانی و روحانی بیماریوں سے نجات مل گئی۔ حضرت صاحب نے آپ کے سینہ پر ہاتھ مار کر فرمایا۔ جاؤ اب ٹھیک ہو جاؤ گے۔ جب بیدار ہوئے تو بالکل تندرست تھے۔ بیماری کا نام و نشان تک نہ تھا۔ یہ نشان دیکھ کر احمدی ہو گئے۔ (سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں)

چوہدری احمد دین صاحب کو دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا۔ پختہ دلائل۔ خوش گفتاری یہ دو ہتھیار تھے جو آپ دعا کے علاوہ دوران دعوت الی اللہ استعمال فرماتے۔ بستی قندھارا سنگھ ضلع رحیم یار خان میں جماعت کا قیام آپ ہی کی دعوت الی اللہ اور کوششوں سے ہوا۔ اور پھر ان کی تعلیم و تربیت اور اجتماع کی غرض سے بیت الذکر کی تحریک و تعمیر میں بھرپور حصہ لیا۔ بچوں کی

خلافت لائبریری ربوہ

تربیت کے لئے مرکز سے درخواست کر کے ”معلم“ کا انتظام کیا۔

آپ زمیندار خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ فوج میں بھی رہے۔ عاجزی و انکساری کا مجسمہ تھے۔ آپ کی سچائی، دیانت اور اعلیٰ اخلاق کی وجہ سے خدا تعالیٰ نے آپ کو غیر معمولی فہم و فراست کے علاوہ مخالفین کے مقابلہ پر رعب و دبدبہ بھی عطا فرمایا ہوا تھا۔ علاقے بھر میں آپ کا اچھا خاصا اثر ورسوخ تھا۔

ویسے تو اکثر غربا کی مدد کرتے رہتے تھے۔ مگر ایک غریب و نادار آدمی رحمت علی جسے سب بابا رحموں کہتے۔ بہت ہی خستہ حال تھا۔ اس کا کوئی آگے پیچھے نہ تھا۔ بے یار و مددگار۔ ساری عمر آپ کے پاس رہا۔ آپ اس کی جملہ ضروریات کا خیال رکھتے۔ بیمار ہوتا تو دوائی و تیمارداری میں خاص توجہ کرتے۔ اس کو میں نے ہمیشہ آپ کی تعریف میں رطب اللسان پایا۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو وصیت کرنے کی توفیق عطا فرمائی تھی۔ آپ کی زندگی ایک بہشتی زندگی تھی، فرمایا کرتے میرا دم واپسیں روزہ کی حالت میں ہو گا۔ چنانچہ اس رمضان میں تیسرا روزہ رکھا ہوا تھا۔ بہو سے کہنے لگے۔ بیٹا ذرا پانی رکھ دو۔ غسل کرنے کو دل کرتا ہے۔ وہ پانی رکھ کر واپس آئیں۔ کہنے لگیں ابو پانی رکھ دیا ہے۔ نظر اٹھا کر دیکھا۔ اور روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے خالو پر اپنی رحمتوں اور فضلوں کی بارش برسائے اور انہیں اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔

بقیہ صفحہ ۳

مریض ایک طرف لیٹتے ہیں تو دوسری طرف دھڑکنے لگ جاتی ہے۔ بعض مریضوں میں جس طرف لیٹے وہی طرف دھڑکتی ہے۔ اس کی مثال سمی سی فیوجا ہے۔ دوسری مثال میں مریض بے ہوش بھی ہو جاتا ہے۔ سخت تشنج ہوتا ہے۔

یہ دوا ہے .رے نن کولس بلبوسس Rananculus Bulb ٹوبر کولینم میں سٹارم (طوفان) سے پہلے مریض کو پتہ لگ جاتا ہے۔ طبیعت خراب ہو جاتی ہے۔ رے نن کولس بلبوسس میں یہ بات بھی ہے کہ جس کروٹ مریض لیتا ہے اس کی دوسری طرف جھٹکوں سے مسلسل ہل رہی ہوتی ہے۔

کمزوری کی تین ادویہ میوریٹک ایسڈ، آرسنک، فاسفورس کچھ چیزیں مشترک اثرات رکھتی ہیں۔ لیکن ان کی الگ پہچان آسانی سے ہو سکتی ہے۔ ٹائیفائیڈ قسم کے Low Fever سے بہت کمزوری لاحق ہو جائے تو یہ کمزوریاں ان تینوں دواؤں کے اثر سے ٹھیک ہو جاتی ہیں۔

آرسنک میں لمبے گہرے بخار، گہری کمزوریاں، اور ساتھ اگر اتنا کمزور ہو کر جسم کو ہلا بھی نہ سکے تو سر یا آنکھیں بے چینی کے اظہار میں ہلاتا رہے گا۔

ایسڈ فاس کی علامت کی کمزوری اعصاب سے شروع ہو کر رفتہ رفتہ عضلات Muscles میں اترتی ہے۔ مریض دماغی لحاظ سے اتنا تھک جاتا ہے کہ توجہ کو برداشت نہیں کر سکتا۔ تھوڑی ہی دیر میں توجہ مرکوز کر کے تھک جاتا ہے۔ زور لگانے سے سر درد شروع ہو جاتا ہے۔ اعصاب پہلے جواب دیتے ہیں۔ سر کھوکھلا اور جسم بے جان ہو جاتا ہے۔ ایسڈ فاس گنجے پن میں بھی شاید اسی لئے مفید ہے۔

میوریٹک ایسڈ کی کمزوری جسم سے شروع ہو کر دیر میں دماغ تک پہنچتی ہے۔ جسم میں جان نہیں رہتی۔ جبڑے نیچے لٹک جاتے ہیں۔ سر تکیے سے ڈھلک کر نیچے آ جاتا ہے۔ Occipetal Headache - اس کا نظر پر بھی اثر ہے۔ میوریٹک ایسڈ میں نظر دھندلا کر سر کے پچھلے حصے میں درد شروع ہو جاتا ہے۔ بعض بیماروں میں نظر آدھی رہ جاتی ہے۔ اوپر کا آدھا یا نیچے کا آدھا نظر نہیں آتا۔ یا دائیں کا نصف یا بائیں کا نصف نظر نہیں آتا۔ میوریٹک ایسڈ اس میں مفید ہے۔

اگر ایک طرف کی آنکھ میں تھرتھراہٹ نظر آئے اس میں رس ٹاکس چوٹی کی دوا ہے ۲۰۰ یا ۱۰۰۰ میں بہت گہرا اثر رکھنے والی دوا ہے۔ کئی خطرناک بیماریوں سے بچا لیتی ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا میرے پاس ایک مریض آیا جس کو لگتا تھا کہ نظر کی یہ خرابی لے بیٹھے گی۔ دس پندرہ دن ڈاکٹروں نے زور لگایا مگر ناکامی رہی۔ اس مریض کو رس ٹاکس دی گئی چند دن میں اللہ کے فضل سے ٹھیک ہو گیا۔ حضرت صاحب نے فرمایا یہ ۱۳۔ ۱۴ سال قبل کا واقعہ ہے۔ خدا کے فضل سے اب تک ٹھیک ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا موقع پر صحیح دوا یاد آ جائے تو کئی شدید تکالیف سے ہومیوپیتھی بچا لیتی ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا پیشاب کے ساتھ انتڑیوں کا باہر آ جانا یہ بھی میوریٹک ایسڈ کی علامت ہے۔

بقیہ صفحہ ۱

پڑے رہتے ہیں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی۔ اس وقت قرآن کریم کی اس آیت کا مفہوم سمجھ آتا ہے کہ آنکھیں اندھی نہیں ہوا کرتیں دل اندھے ہو جاتے ہیں۔ پس اللہ ہی ہے۔ جو اندھے دلوں کو بھی توفیق بخشے تو بخش سکتا ہے۔ جو دیکھیں وہ دل کی آنکھ سے بھی دیکھ رہے ہوں۔ اور جب دل کی آنکھ سے محمد مصطفیٰ ﷺ کے نور کو دیکھیں گے تو لازماً انسانی دلوں میں پاک تبدیلیاں پیدا ہوں گی۔

از خطبہ ۹ دسمبر ۱۹۹۴ء

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

○ مکرمہ محمد جان صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری علی محمد صاحب کاٹھ گڑھی (وفات یافتہ) سابق صدر و سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چک ۴۹۷ ج ب تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ مورخہ ۹۵-۴-۱۱ شام ربوہ میں وفات پاگئیں۔ مورخہ ۹۵-۴-۱۲ بعد عصر مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے بیت المبارک ربوہ میں جنازہ پڑھایا۔ بوجہ موصیہ ہونے کے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے۔

○ عزیز حماد اختر ابن محی الدین صاحب اوکاڑہ کینٹ مورخہ ۱۶۔ مارچ ۹۵ء کو بعمر سات سال اپنے خالق حقیقی سے جا ملا۔ عزیز وقف نو میں شامل تھا۔ اللہ تعالیٰ بچے کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

بازیافتہ گھڑی

○ ایک عدد زنانہ گھڑی فضل عمر ہسپتال ربوہ کے ایمرجنسی روم کے سامنے سے گری ہوئی ملی ہے۔ جس کی ہو نشانی بتا کر دفتر صدر عمومی سے حاصل کر لے۔

(صدر عمومی)

قرارداد تعزیت

○ محترم شیخ عبدالحمید صاحب (ابن محترم شیخ محمد صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) بقضاء الٰہی سے لاہور میں وفات پاگئے۔ ان کی وفات ہمارے لئے بڑے دکھ کا سبب بنی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ موصوف کو اپنی رضا کی جنتوں میں داخل فرمائے اور درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

محترم شیخ صاحب کی تدفین لاہور میں بروز جمعرات چھ اپریل ۹۵ء کو ہوئی۔ آپ محترم شیخ عبدالوحید صاحب سابق امیر جماعت راولپنڈی کے بھائی تھے اور محترم آفتاب احمد خان صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ کے ماموں تھے۔

ہم ہیں
ممبران مجلس عاملہ برطانیہ

پتہ درکار ہے

○ مکرم عطاء اللہ صاحب وصیت نمبر ۱۳۶۳۴ ولد مکرم عنایت اللہ صاحب ساکن مالو کے بھگت ضلع سیالکوٹ سے ۱۹۵۴ء میں وصیت کی تھی اس کے بعد موصی کا کوئی رابطہ نہیں۔

○ مکرم سید مبارک احمد صاحب ولد مکرم سید سعید محمد صاحب وصیت نمبر ۶۹۹۶ سابق اکاؤنٹنٹ دفتر وکیل التجارت تحریک جدید قادیان کا موجودہ ایڈریس درکار ہے۔

○ مکرمہ طاہر النساء صاحبہ وصیت نمبر ۶۹۸۵ بیوہ منشی دیوان دین صاحب پیشہ زراعت ساکن تاروا۔ ڈاک خانہ لال پور ضلع ٹیپارہ بنگلہ دیش نے ۶۵ سال کی عمر میں ۱۹۴۳ء میں وصیت کی تھی۔

○ مکرم چوہدری بابا عالم خان صاحب ولد مہتاب خان صاحب سکنہ حیدر آباد ضلع تھرپارکر سندھ جو کہ بعد میں دارالیمن شرقی ربوہ میں بھی رہے جن کا وصیت نمبر ۲۳۰۵۰ ہے، کا وصیت کے دفتر سے کوئی رابطہ نہیں ہے۔

اگر مندرجہ بالا موصی صاحبان / موصیات خود یہ اعلان پڑھیں یا ان کے بارہ میں کسی کو علم ہو تو دفتر وصیت سے فوری طور پر رابطہ کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

بقیہ صفحہ ۱

وقف کریں۔ نوجوان اور پنشنر احباب دین کے لئے زندگیاں وقف کریں۔ رخصت موسمی اور رخصت کے ایام خدمت دین کے لئے وقف کریں۔

۳۔ اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں۔

۴۔ جو لوگ بیکار ہیں وہ چھوٹے سے چھوٹا کام جو بھی مل سکے کر لیں۔

۵۔ عورتوں کے حقوق کی حفاظت کریں۔

۶۔ راستہ کی صفائی کا خیال رکھیں۔

۷۔ قومی دیانت کا قیام کریں۔

۸۔ مقاصد تحریک جدید کی کامیابی کے لئے خاص طور پر دعا کریں۔

آپ سے درخواست ہے کہ رپورٹ سے بھی دفتر کو مطلع فرمائیں

۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو احسن رنگ میں مقبول خدمت کی توفیق بخشے۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ)

احمد برادرز
• فریج • فریزر
• کوکنگ رینج
• گیزر
• واشنگ مشین
• ہیٹر کیلئے
شہناز پلازہ
چاندنی چوک
راولپنڈی
فون: 451030
424994

خبریں

ربوہ : 24- اپریل-1995ء
موسم معتدل ہے
درجہ حرارت کم از کم 22 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 31 درجے سنٹی گریڈ

○ لاڑکانہ میں پی آئی اے کے ۷- ملازم اغوا کر لئے گئے- ڈاکوؤں نے ان کے لئے ایک کروڑ روپے تاوان ادا کرنے کا مطالبہ کیا ہے- ڈاکوؤں کی فائرنگ سے ایک ڈرائیور ہلاک اور دوسرا زخمی ہو گیا- اغوا ہونے والوں میں اے ایس ایف کے دو ائر گارڈ' انجینئرنگ سٹاف سیلز سٹاف' وین ڈرائیور اور دو کلینز شامل ہیں- ایک مسافر بھی اغوا ہوا ہے- یہ واقعہ ہفتے کی رات اس وقت ہوا جب پی آئی اے کی ایک تیار فلائٹ منسوخ ہو گئی- مسافروں کو موہنجوداڑو ائرپورٹ سے لاڑکانہ شہر روانہ کیا گیا- ان میں وی آئی پی مسافر بھی شامل تھے- ائرپورٹ سے ۱۵ کلو میٹر دور ۱۲ ڈاکوؤں نے پی آئی اے کی تین کاروں اور ایک وین پر حملہ کیا- گولی لگنے کے باوجود پہلی کار نکل گئی دوسری کار کا ڈرائیور ہلاک ہو گیا- اور دو مسافر بھی زخمی ہوئے مگر یہ کار بھی نکل گئی- آخری وین کو ڈاکوؤں نے گھیر لیا اس کا ڈرائیور زخمی ہو گیا- ضلعی انتظامیہ اور پولیس نے آپریشن شروع کر دیا رینجرز نے ناکہ بندی کر لی ہے- کئی گاؤں محاصرے میں لے لئے گئے ہیں- پی آئی اے کے مینجنگ ڈائرکٹر بھی لاڑکانہ پہنچ گئے- وائس آف امریکہ نے بتایا ہے کہ پی آئی اے حکام نے تاوان کے مطالبے کی تردید کی ہے-

○ لاڑکانہ میں ڈاکوؤں کے حملے سے جو لوگ بچ نکلے ان میں قومی اسمبلی کی سابق ڈپٹی سپیکر بیگم اشرف عباسی اور سندھ کے سابق وزیراعلیٰ سید غوث علی شاہ بھی شامل ہیں-

○ اوکلاہاماسٹی (امریکہ) میں بم دھماکے کے بعد ملبہ ہٹانے کی کارروائی اس وقت روک دینا پڑی جب بارش ژالہ باری اور تیز ہوائیں شروع ہو گئیں اور عمارت کا بچا کھچا حصہ لرزنے لگا- مشی گن ملیشیا نے دھماکے میں ملوث ہونے کی تردید کر دی ہے-

○ اوکلاہاماسٹی میں بم دھماکے کے بعد امریکہ بھر کے بچے ذہنی خوف کا شکار ہو گئے ہیں- وائٹ ہاؤس میں جمع ہونے والے بچوں اور والدین سے مسز ہیلری کلنٹن نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ بچوں کا خوفزدہ ہونا فطری عمل ہے-

○ پاکستان نے ایران بھارت تیل پائپ لائن بچھانے کی اجازت دے دی ہے- وزیر تیل مسٹر انور سیف اللہ نے کہا کہ سلامتی کی وجوہات کے پیش نظر بھارت کے اپنے تحفظات ہو سکتے ہیں مگر پاکستان کو اس سلسلے میں کسی قسم کا اعتراض نہیں- انہوں نے مزید بتایا کہ گلف ساؤتھ ایشیا پاکستان کو قدرتی گیس فراہم کرے گا- اس کے اخراجات پورے کرنے کے لئے کنسور شیم قائم کر دیا گیا ہے-

○ صدر فاروق لغاری نے کہا ہے کہ پی ڈی ایف میں کوئی جھگڑا نہیں- بلدیاتی الیکشن کا وزیراعلیٰ سے پوچھیں-

○ پنجاب میں ۱۲ صنعتی علاقوں کے قیام کا فیصلہ کر لیا گیا ہے یہ علاقے ڈیرہ غازی خان رحیم یار خان لاڑکانہ نواب شاہ پورٹ قاسم کراچی اور ونڈھڑمیں قائم کئے جائیں گے-

○ پاکستان مسلم لیگ (ن) کے میڈیا سیل کی طرف سے جاری کردہ ایک پریس ریلیز میں کہا گیا ہے کہ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے افغان' کشمیر فنڈز اور کھالوں کی رقوم بے دردی سے لٹائیں اسلامک فرنٹ کا قیام سازش تھی- اس کے ذریعے بے نظیر کو حکومت بنانے کے لئے کندھا فراہم کیا گیا- قاضی حسین احمد نے سازشیوں کے نام نہ بتائے تو ہم بتا دیں گے- پریس ریلیز میں کہا گیا ہے کہ امیر جماعت اسلامی منہ کھولنے سے پہلے حقائق کا جائزہ لیں- ہمارے لئے ایسا کوئی شخص قابل احترام نہیں جو نواز شریف پر تنقید کرتا ہو- پریس ریلیز میں کہا گیا ہے کہ قاضی صاحب ہماری خاموشی کو کمزوری سمجھ کر حدود کو پھلانگ رہے ہیں- ہم نے انہیں سینیٹر بنوایا مستعفی ہو کر دوبارہ الیکشن لڑیں-

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ نواز شریف بتائیں کہ معین قریشی سے ان کی کیا رشتہ داری تھی- اپنی حکومت کے اڑھائی سال چھوڑ کر انہوں نے امریکی گرین کارڈ ہولڈر کا نام کیوں پیش کیا- موجودہ حکومت بنوانے کی پوری ذمہ داری مسلم لیگ (ن) کے سربراہ پر عائد ہوتی ہے-

○ رکن قومی اسمبلی مسٹر خالد گھرکی نے کہا ہے کہ حکومت کی نہیں نواز شریف کی چھٹی ہونے والی ہے- وزیر اطلاعات نے کہا ہے کہ عدم اعتماد دور کی بات ہے اپوزیشن اپنی فکر کرے-

○ بلوچستان کے ایک وزیر ڈاکٹر کلیم نے صوبہ بلوچستان کی تقسیم کا مطالبہ کیا ہے- انہوں نے کہا کہ بولان سے چترال تک صوبہ پشتون خواہ بنایا جائے-